# میلادِ مروج اور قیامِ میلاد کے احکام

(از جناب مولانا محمد صاحب ایڈیٹر اخبار محمدی دہلی)

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کے بعد جاننا چاہیئے کہ ایمان نام ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا جس دل میں حضورؐ کی محبت نہیں اس دل میں ایمان بھی نہیں۔ حضورؐ کی سچی محبت اور حقیقی عزت و توقیر اس میں ہے کہ آپ کی حدیثوں کی پیروی کی جائے آپ کی سنتیں دل و جان سے زیادہ عزیز سمجھی جائیں آپ کے فرمان کی قدر مال بچوں اور ماں باپ سے بھی زیادہ ہو۔

یہ ظاہر ہے کہ ہمارا دین کامل ہو چکا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ آج میں نے اے مسلمانو! تمہارا دین کامل کر دیا۔ پس جو کام جس طریقے سے قرآن و حدیث میں ہو ہمیں وہ کام اسی طریقے سے کرنا چاہیئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ یعنی ہمارے اس دین میں جو کوئی اپنی طرف سے کوئی نئی بات نکالے وہ مردود ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سوانح عمری کا ذکر آپ کی بابرکت زندگی کے حالات آپ کی سنتوں کا بیان آپ کے طریقوں کی اشاعت بہت نیک کام اور بڑے اجر کا باعث ہے لیکن اس کا بھی طور و طریقہ وہی چاہیے جو خود آپ کا بتلایا ہوا ہو نہ وہ کہ جسے لوگوں نے خود گھڑ لیا ہو۔ حضورؐ کا وصال تریسٹھ سال کی عمر میں ہوا۔ چالیس سال کی عمر میں آپ کو نبوت ملی تھی پس نبوت کے بعد بھی آپ تیئس برس تک دنیا میں موجود رہے ہر سال ربیع الاول کا مہینہ آتا رہا اور ہر ربیع الاول میں بارہویں تاریخ بھی آتی رہی لیکن نہ تو خود حضورؐ نے اپنی میلاد کی کوئی مجلس قائم کی نہ کسی کو قائم کرنے کو فرمایا۔ پس ہم امتیوں کو بھی چاہئے کہ جس کام کو آپ نے نہ کیا ہو نہ آپ کے صحابہؓ نے کیا ہو ہم بھی نہ کریں۔ قرآن کریم کا حکم ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ ایمان والو اللہ کی اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ گذر گیا چاروں خلیفوںؓ کا زمانہ گذر گیا سارے صحابیوںؓ کا زمانہ گذر گیا تابعین کا زمانہ گذر گیا چاروں اماموںؒ کا زمانہ گذر گیا لیکن جس مجلس کا آج کل رواج ہے اس کا نام و نشان بھی ان زمانوں میں نہ پایا گیا یہاں تک کہ ساتویں صدی میں یہ مجلس مولود ایجاد ہوئی سب سے پہلے اسے بادشاہ ابو سعید کوکبری بن ابوالحسن علی بکتگین ترکمانی نے جاری کیا۔ اسے سلطان صلاح الدین نے ٥٨٦ھ میں اربل شہر کا جو موصل کے قریب ہے گورنر مقرر کیا تھا اس کا انتقال ٦٣٠ھ میں ہوا ہے چونکہ یہ بادشاہ عیش پسند اور گانا سننے کا شوقین تھا اس نے اپنی گورنری کے زمانہ میں اس رسم میلاد کو ایجاد کیا جو آج مسلمانوں کے ایک ایک گھر میں گھس گئی اور اسے بطور شعار اسلامی کے سمجھا جانے لگا، حالانکہ قرآن حدیث اجماع قیاس اور چاروں مذہبوں کے اماموں سے اس کا کوئی ثبوت نہیں۔

ہم سے بہت زیادہ محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ تابعین اور ائمہ دین کو تھی لیکن چونکہ یہ رسم قرآن حدیث سے ثابت نہ تھی اسلئے ان بزرگوں نے اسے نہ کی قرآن فرماتا ہے۔ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا۔ مطلب یہ ہے کہ رسول کا خلاف اور سچے ایمان والے یعنی صحابہؓ کی روش کے خلاف کرنیوالے خدا کے ہاں عذاب کئے جائیں گے۔

یوں تو تقلید کا چھوڑ جانا بہت معیوب خیال کیا جاتا ہے لیکن اس وقت کوئی نہیں پوچھتا کہ امام ابو حنیفہؒ یا اور تینوں اماموں کا اس میں کیا فتویٰ ہے؟ مسلمانو! اپنے علماء سے پوچھو فقہ کی کسی کتاب میں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے رسم مولود کے منانیکا ثبوت نہیں بلکہ چاروں اماموںؒ سے اس کا کوئی ثبوت نہیں بلکہ ان کے زمانے میں اس رسم کا نام نشان تک نہ تھا۔ آپ ابھی اوپر پڑھ آئے ہیں کہ یہ رواج تو ۶۰۴ھ میں نکلا بلکہ چاروں مذہب کے علماء اسکی مذمت کرتے ہیں چنانچہ امام احمد بصریؒ اپنی کتاب قول معتمد میں لکھتے ہیں قَدِ اتَّفَقَ عُلَمَاءُ الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ عَلٰى ذَمِّ الْعَمَلِ بِهٖ یعنی چاروں مذہب کے بڑے بڑے علما کا مجلس مولود کی مذمت پر اجماع ہے۔ بھائیو! جس کام کا کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول نہ ہو اسے کرنا مکروہ ہوتا ہے دیکھئے ہدایہ میں ہے کہ صبح صادق ظاہر ہو جانے کے بعد صبح کی دو سنتوں کے علاوہ اور نماز کا پڑھنا مکروہ ہے اس کی دلیل یہ دی ہے کہ لِاَنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَزِدْ عَلَيْهِمَا۔ یعنی آنحضرت علیہ السلام نے ان کے سوا اور نماز اس وقت نہیں پڑھی پس اسطرح حضورؐ نے مجلس میلاد کی نہ کرائی تو یہ فعل بھی مکروہ ہی ہے۔

یہ بھی یاد رہے کہ جس طرح حضرتؐ کے کئے ہوئے کام کا کرنا سنت ہے اسی طرح آپ کے نہ کئے کام کا نہ کرنا بھی سنت ہی دیکھئے ایک شخص نے نماز عید سے پہلے عید گاہ میں دوگانہ ادا کرنا چاہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے روکا تو اس نے کہا امیر المومنینؓ اتنا تو میں جانتا ہوں کہ نماز پڑھنے سے میں گنہگار نہیں ہوں گا آپ نے جواب دیا کہ جب تک کسی کام کا ثبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ ہو اس پر پروردگار عالم ثواب نہیں دیتا بلکہ اپنے نبیؐ کی مخالفت کی وجہ سے تجھے گناہ ہو گا اور عذاب ہو گا۔

امام ابن الحاج رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب مدخل میں لکھتے ہیں قَدِ احْتَوٰى ذٰلِكَ عَلٰى بِدَعٍ وَّمُحَرَّمَاتٍ یعنی یہ مجلس میلاد بہت سی بدعتوں اور محرمات کا مجموعہ ہے یہ اجتماع یہ دھوم دھام یہ سرور و خوشی یہ دن کا تقرر یہ اہتمام یہ راگ راگنیاں یہ غلط بیانیاں یہ فضول خرچیاں یہ تکلفات یہ فرش فروش یہ روشنیاں ان میں سے ایک چیز بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے ثابت نہیں۔

اگر نبیوں کی پیدائش والے دن کو یوں منانا شرعی حکم ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو خاتم الانبیا تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ حکم دیتے کہ اگلے بڑے بڑے پیغمبروں کی میلاد کے دن کو منانا چاہئے۔ لیکن آپ نے نہ تو خود کیا نہ حکم دیا۔ نہ آپ کے سامنے یا آپ کے بعد آپ کے صحابیوںؓ نے کیا۔ پھر ہمیں کیا حق حاصل ہے کہ ہم وہ کریں جسے خدا نے اور اس کے رسولؐ نے نہیں جتلایا؟ خدا فرماتا ہے۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔ ایمان والو خدا اور اس کے رسولؐ سے آگے نہ بڑھو۔

دیکھئے نماز سب سے اچھی عبادت ہے لیکن اگر کوئی شخص ایک رکعت میں دو رکوع کرے یا تین سجدے کرے اور کہے کہ میں اسمیں کیا برائی کرتا ہوں خدا کے سامنے کمر جھکاتا ہوں یا سر ٹکاتا ہوں اور اس کی تسبیح بیان کرتا ہوں یا اذان کے آخری کلمے لاالٰہ الا اللہ کے بعد دوسرے محمد رسول اللہ بھی کہے یا صبح کے دو فرضوں کے بجائے تین فرض پڑھے اور کہے کہ نماز تو کوئی برا کام نہیں۔ تو کیا اس کی یہ دلیل ٹھیک ہے؟ اسی طرح یہ بھی ٹھیک نہیں ہے کہ کوئی کہے اس میں حرج ہی کیا ہے! رسول اللہ کے واقعات بیان کئے جاتے ہیں آپ پر درود بھیجے جاتے ہیں وغیرہ۔ نہیں! بلکہ ہمیں ہر کام کو خدا کے رسول کی ماتحتی میں کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ۔ تمہارے لئے اللہ کے رسول نیک نمونہ ہیں قیامت کے دن وہی عمل کام آئیگا جو فرمانِ رسول کے ماتحت ہو جو آپکے خلاف ہو گا وہ قابل قبول نہیں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ لوگ ایک حلقہ باندھے ہوئے کنکریوں پر گنتی گنتے ہوئے ایک کو بطور امام کے بنائے ہوئے ہیں اور تسبیح وغیرہ پڑھ رہے ہیں تو آپ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ تم ابھی سے بدعتی بن گئے؟ یہ طریقہ حضورؐ کے وقت میں نہ تھا پس آپ نے انھیں مسجد سے نکلوا دیا۔ ایک شخص چھینک کر کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ آپ ناراض ہو کر فرماتے ہیں اس سے تعلیم نبوی کا خلاف کیا خیال فرمائیے۔ سبحان اللہ الحمد للہ وغیرہ کا پڑھنا درحقیقت برا نہیں خدا کی تعریف کرنا اور پیغمبر خدا پر درود پڑھنا کوئی برا نہیں لیکن چونکہ جس طریقے سے یہ لوگ یہ کرتے تھے وہ طریقہ ثابت نہیں اسلئے صحابہؓ نے انھیں روک دیا اور اس کام کو بدعت کہا۔

یہ بات بالبداہت ثابت ہے کہ زمانہ امر سیال اور غیر قار ہے اُسے قیام نہیں وہ چلا جا رہا ہے اور منقطع ہوتا جاتا ہے۔ جو ساعت گئی وہ گئی دراںیں گئی کہ پھر پلٹ کر نہیں آنے کی۔ اس کے اجزا ایکے بعد دیگرے نئے وجود میں آتے رہتے ہیں پہلے کا جانا ہی دوسرے کا آنا ہے اور دوسرے کا آنا ہی پہلے کا جانا ہے اور اسی طرح مسلسل۔ پس جس سال کے جس ماہ جس دن اور جس وقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تولد ہوئے تھے وہ سال وہ مہینہ وہ دن اور وہ وقت گذر گیا اب وہ قیامت تک لوٹ کر نہیں آئے گا۔ پھر ہر سال کے اسدن کو عیسائیوں کی طرح بڑا دن ماننا ان کی مشابہت کرنا ہے جو حدیث کی رو سے حرام ہے جب وہ وقت لوٹکر آنیکا ہی نہیں پھر خوشی کس چیز کی اور فرحت کس امر پر؟

ہر عید اور بقرہ عید پر خوشی اس لئے ہوتی ہے کہ ہر سال رمضان المبارک آتا ہے روزے رکھے جاتے ہیں ہر سال حج ہوتا ہے اور قربانی بھی ہوتی ہے تو ہر سال یہ دونوں عیدیں بھی منائی جاتی ہیں لیکن ہر سال کے ربیع الاول میں نہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تولد ہو نہ ہر سال کے اس ماہ اور اس دن میں یہ خوشی منائی جائے اور نہ یہ محفل رچائی جائے اور نہ یہ ساز و سامان کیا جائے یہی وجہ تھی کہ جس دن آیت اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ نازل ہوئی تھی صحابہ کرامؓ نے اسدن کو عید کا دن نہ بنایا حالانکہ یہ وہ نعمت تھی جس سے کل انبیا اور ان کی امتیں محروم رہی تھیں اور خاصتہً حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نعمت حاصل ہوئی تھی اس کے اترنے کا دن وقت سب کچھ معلوم تھا لیکن اس دن کو کوئی بڑا دن سمجھ کر اس کے لئے کوئی اہتمام نہ کیا گیا۔

شیخ تاج الدین فاکہانی لکھتے ہیں هُوَ بِدْعَةٌ أَحْدَثَهَا الْبَطَّالُونَ وَشَهْوَةُ نَفْسٍ اِعْتَنٰى بِهَا الْأَكَّالُوْنَ ۔

یعنی مروجہ مجلس مولود بدعت ہے جسے باطل والوں نے ایجاد کی ہے یہ نفسانی خواہش ہے جس پر پیٹ پالنے والے جھک پڑے ہیں تحفۃ القضاۃ میں ہے لَا یَنْعَقِدُ لِاَنَّہٗ مُحْدَثٌ وَّکُلُّ مُحْدَثٍ ضَلَالَۃٌ وَّکُلُّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ یعنی یہ مجلس منعقد نہ کی جائے۔ ذخیرۃ السالکین میں ہے "چیزے کہ نام آں مولدی نامند بدعت است" یعنی مولود بدعت ہے حافظ ابوبکر بغدادی الشہیر بابن نقطہ اپنے فتاوی میں لکھتے ہیں اِنَّ عَمَلَ الْمَوْلِدِ لَمْ یُنْقَلْ عَنِ السَّلَفِ وَلَا خَیْرَ فِیْ مَا لَمْ یَعْمَلِ السَّلَفُ یعنی میلاد کا کرنا سلف صالحین سے منقول نہیں اور جو کام ان بزرگوں نے نہ کیا ہو اس میں کبھی خیر و برکت نہیں ہوتی۔

مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب تحفہ اثنا عشریہ میں لکھا ہے "روز تولد و وفات ہیچ نبی عید نگردانیدند" یعنی کسی نبی کی پیدائش یا وفات کے دن کو تہوار کی طرح منانا جائز نہیں۔ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی حنفی فتوی مولود و عرس میں لکھتے ہیں "ایسی مجلس ناجائز ہے اور اس میں شریک ہونا گناہ ہے اور خطاب فخر عالم علیہ السلام کو کرنا اگر حاضر ناظر جان کر کرے تو کفر ہے" اس پورے فتوے پر مولانا محمد محمود صاحب دیوبندی اور مولانا محمد ناظر حسن صاحب دیوبندی اور مولانا محمد عبدالخالق صاحب دیوبندی کے بھی دستخط ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ اپنے دو سو تہتر دیں مکتوب میں لکھتے ہیں "اگر فرضاً حضرت علیہ السلام درین اوان در دنیا زندہ می بودند و این مجلس و اجتماع منعقد می شد آیا باین امر راضی می شدند و اجتماع را می پسندیدند یا نہ؟ یقینِ فقیر آنست کہ ہرگز این معنی را تجویز نمی فرمودند بلکہ انکاری فرمودند" یعنی اگر بالفرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس زمانے میں زندہ موجود ہوتے اور میلاد کی ان مجلسوں کو ملاحظہ فرماتے تو کیا اس سے خوش ہوتے؟ میرا تو کامل یقین ہے کہ اس کو ہرگز پسند نہ فرماتے جائز نہ رکھتے بلکہ اس پر انکار فرماتے اور اس سے روک دیتے

برادران غور فرمایئے کہ ولادت کے دن سے بھی زیادہ عظمت والا دن نبوت کا دن ہے جس دن آپ خدا کے پیغمبر بنائے گئے اور غار حرا سے وحی لیکر ساری دنیا کے لئے بشیر و نذیر بنا کر بھیجے گئے مگر تاہم اس دن بھی نہ کوئی مجلس کی گئی نہ شیرینیاں تقسیم ہوئیں نہ اشعار گائے گئے نہ قصیدہ خوانی ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ اس دن کی کوئی خاص عبادت بتائی نہ اس دن کی۔ مسلمانو! تم محکوم ہو حاکم نہیں ہو تابع ہو متبوع نہیں ہو تم دین میں کوئی نئی بات ایجاد نہیں کر سکتے حدیث شریف میں ہے کہ خدا کے رسولؐ کے بعد جن لوگوں نے آپ کے دین میں نئی باتیں ایجاد کی تھیں وہ حضورؐ کے ہاتھ سے جام کوثر بھی نہ دیئے جائیں گے۔

مانا کہ یہ تفریح یہ خوشی اس مہینے کی اس تاریخ میں اسلئے کی جاتی ہے کہ خیال ہے کہ اس میں حضورؐ تولد ہوئے میں کہتا ہوں اسی طرح یہ بھی مشہور ہے کہ اس مہینے کی اسی تاریخ کو حضورؐ کا انتقال بھی ہوا بلکہ عوام میں تو اس مہینے کا نام ہی بارہ وفات ہے تو کیا اس انتقال کا صدمہ کچھ نہ ہوگا ظاہر ہے کہ ہر مسلم قلب اس صدمہ جانکاہ سے پارہ پارہ ہو جائیگا پس یہ مہینہ اور یہ تاریخ اگر اپنے ساتھ ایک بہت بڑی خوشی لائی ہے تو اسی کے برابر ایک بہت بڑا رنج بھی لائی ہے۔ پھر کس قدر مجرمانہ غفلت ہے خوشی کو سامنے رکھکر رنج کو بھول جانا۔ یہ بھی یاد رہے کہ ولادت کی تاریخ میں بھی بہت کچھ اختلاف ہے بلکہ مہینے میں بھی۔ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی بھی اپنی کتاب طریقہ مولد میں اس رسم کی نسبت لکھتے ہیں "شرعاً بالکل ناجائز و گناہ ہے"۔

اس مولود میں قیام کرتے ہیں اور اکثر لوگوں کا یہ خیال ہے کہ حضور کی روح اس مجلس میں آتی ہے اسلئے تعظیم کے طور پر ہم کھڑے ہو جاتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اس قیام کا بھی شرعی حکم بیان کر دوں اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق خیر دے۔ سنئے تعظیم کے طور پر قیام کرنا مخصوص ہے اللہ تعالیٰ کے لئے کیونکہ یہ بھی ایک قسم کی عبادت ہے قرآن کریم میں ہے وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ یعنی باادب تعظیم کے طور پر صرف اللہ تعالیٰ کیلئے ہی قیام کیا کرو۔ ترمذی میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمارے مجمع میں ایک مرتبہ حضور تشریف لائے ہم آپ کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے تو آپ ناراض ہوئے اور فرمایا لَا تَقُوْمُوْا كَمَا يَقُوْمُ الْاَعَاجِمُ يُعَظِّمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا مجھے دیکھ کر کھڑے نہ ہوا کرو یہ عجمیوں کی عادت ہے کہ وہ ایک دوسرے کی تعظیم کے لئے قیام کرتے ہیں۔ ترمذی میں روایت ہے حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ باوجودیکہ صحابہ کو حضور سے بہت ہی محبت و عقیدت تھی لیکن وہ آپ کو دیکھ کر کھڑے نہ ہوتے تھے کیونکہ جانتے تھے کہ آپ اس سے ناراض ہوتے ہیں ابوداود میں ہے کہ رسول اللہ نے قیام تعظیمی سے منع فرمایا ہے۔ فقہ کی کتاب برہان میں ہے يُكْرَهُ الْقِيَامُ لِلتَّعْظِيْمِ تعظیم کے طور پر کسی کیلئے کھڑا ہو جانا مکروہ ہے۔ فقہ کی کتاب حلبی میں ہے لَمْ يُذْكَرِ الْقِيَامُ تَعْظِيْمًا لِلْغَيْرِ یعنی خدا کے سوا دوسرے کی تعظیم کے لئے قیام کرنا مذکور نہیں۔ احیاء العلوم میں لکھا ہے اَلْقِيَامُ مَكْرُوْهٌ عَلٰى سَبِيْلِ الْاِعْظَامِ یعنی کسی کی تعظیم کے لئے قیام کرنا مکروہ ہے۔ شرح السنہ میں ہے اَلْقِيَامُ لِاَحَدٍ لِلْاِحْتِرَامِ مَكْرُوْهٌ یعنی کسی کی تعظیم و حرمت کیلئے کھڑا ہو جانا مکروہ ہے۔

سیرت شامی میں ہے جَرَتْ عَادَةٌ كَثِيْرٌ مِّنَ الْمُحِبِّيْنَ اِذَا سَمِعُوْا بِذِكْرِ وَضْعِهٖ اَنْ يَّقُوْمُوْا لِتَعْظِيْمِهٖ وَهٰذَا الْقِيَامُ بِدْعَةٌ لَا اَصْلَ لَهٗ یعنی اکثر لوگوں کی عادت ہے کہ حضور کی ولادت کا ذکر سن کر بطور تعظیم کے کھڑے ہو جایا کرتے ہیں یہ قیام محض بے دلیل ہے بلکہ بدعت ہے۔ تحفۃ القضاۃ میں ہے وَيَقُوْمُوْنَ عِنْدَ ذِكْرِ تَوَلُّدِهٖ وَيَزْعُمُوْنَ اَنَّ رُوْحَهٗ يَجِيْئُ وَحَاضِرٌ فَزَعْمُهُمْ بَاطِلٌ بَلْ هٰذَا الْاِعْتِقَادُ شِرْكٌ وَ قَدْ مَنَعَ الْاَئِمَّةُ الْاَرْبَعَةُ عَنْ مِّثْلِ هٰذَا اه یعنی حضور کی ولادت کے ذکر کے وقت آپ کی روح کو حاضر سمجھ کر کھڑا ہو جانا شرک و بدعت ہے اور چاروں اماموں نے ایسے کاموں سے منع فرمایا ہے۔ تحفۃ العشاق میں ہے وَمَا يَفْعَلُهُ الْعَوَامُّ عِنْدَ ذِكْرِ وَضْعِ خَيْرِ الْاَنَامِ عَلَيْهِ التَّحِيَّةُ وَالسَّلَامُ لَيْسَ بِشَيْئٍ بَلْ مَكْرُوْهٌ یعنی عوام الناس حضور کی ولادت کا ذکر سن کر جو قیام کرتے ہیں وہ شرعاً کچھ بھی ثبوت نہیں رکھتا بلکہ مکروہ ہے طریقۃ السلف میں ہے قَدْ اَحْدَثَ الخ یعنی بعض جاہل پیروں مشائخوں نے بہت سی باتیں ایسی نکالی ہیں جن کا کوئی ثبوت کتاب و سنت میں نہیں ان میں سے ایک یہ قیام ہے۔

مولانا مولوی عبدالحی لکھنوی مجموعہ فتاویٰ میں لکھتے ہیں جلد دوم صفحہ ۲۲ قیام جو بوقت بیان ولادت نبویہ علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتحیہ کیا جاتا ہے اس کی کوئی اصل معتمد بہ شرعاً نہیں ہے اور یہ گمان کہ قیام تعظیم نبوی ہے فاسد ہے اس وجہ سے کہ تین حال سے خالی نہیں یا یہ کہ یہ قیام واسطے تعظیم نام پاک محمدی کے ہے یا واسطے تعظیم ہیئت ولادت و تصور وقائع ولادت کے ہے یا واسطے تعظیم ذات محمدی کے جسداً اور روحاً یا روحاً۔ شق اول باطل ہے اولاً اس وجہ سے کہ نام پاک کی تعظیم قیام یا اٹھنا وغیرہ کیسا تھ کہیں نہیں وارد ہے بلکہ بدعت ہے تعظیم کا کام یہی ہے کہ وقت

نام لینے یا سننے کے درود بھیجا جائے وثانیاً اس وجہ سے کہ اگر نام لینے کی تعظیم قیام کے ساتھ ہو تو لازم ہے کہ تمام بیان مولد کھڑے ہو کر کیا جائے وَلَا قَائِلَ بِہٖ اور شق دوم بھی باطل ہے اس وجہ سے کہ مجرد تصور ہیئت کی اس طرح سے نہیں وارد ہے باقی رہی شق ثالث وہ موقوف اس امر پر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وقت بیان ولادت میں جسداً یا روحاً تشریف لاتے ہیں اور یہ امر شرع میں ثابت نہیں ہے وَمَنِ ادَّعٰی فَعَلَیْہِ الْبَیَانُ بِالْاَدِلَّۃِ الشَّرْعِیَّۃِ لَا بِمَا قِیْلَ اَوْ یُقَالُ اور اگر بالفرض والتقدیر آپ کا تشریف لانا ثابت بھی ہو تو یہ ثابت ہونا محال ہے کہ یہ وقت بیانِ ولادت فقط تشریف لاتے ہیں نہ ابتداء بیانِ مولد سے بلکہ بر تقدیر ثابت ہونے تشریف لانے کے ظاہر یہ ہے کہ ابتدائے مجلس سے تشریف لاتے ہوں گے پس لازم ہے کہ از ابتداء تا انتہا قیام کیا جائے وَلَا یَقُوْلُ بِہٖ اَحَدٌ علاوہ ازیں کتب احادیث میں یہ امر ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عالمِ حیات میں اپنے واسطے صحابہ کرامؓ کے کھڑے ہونے کو منع کرتے تھے اور صحابہؓ آپ کے واسطے قیام نہیں کرتے تھے پس جو امر کہ آپ اپنے حق میں بحالتِ حیات پسند نہیں فرماتے تھے بلکہ صحابہؓ کو اس سے منع کرتے تھے وہ بعد وفات کے آپ کے تشریف لانے کے وقت کیونکر جائز ہوگا؟ ۔ الحاصل یہ قیام افراد تعظیم نبوی سے جو ہر مسلمان پر فرض ہے نہیں ہے اور نہ اس کی کوئی اصل معتد بہ شرعاً پائی جاتی ہے بلکہ بدعت ہے اور تارکین قیام پر ملامت کرنے والے مرتکب گناہ کے ہیں۔

اسی طرح مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی ایک عالمانہ بحث کے بعد نتیجۃً لکھتے ہیں "یہ قیام صورتِ اولیٰ میں بدعت و منکر اور دوسری میں حرام و فسق تیسری صورت میں کفر و شرک چوتھی میں اتباعِ ہوا و کبیرہ ہوتا ہے پس کسی وجہ سے مشروع و جائز نہیں" (فتاویٰ میلاد)

قیام کرنیوالے یا تو حضورؐ کو اس مجلس میں موجود جانتے ہیں اگرچہ کسی بدآدمی اور بُرے پیشے والے کے گھر پر ہو۔ یا ہر دور و نزدیک اور ہر حاضر غائب کا آپ کو عالم سمجھتے ہیں حالانکہ کتب فقہ کی رو سے یہ دونوں عقیدے کفر کے ہیں شرح فقہ اکبر میں ہے ذَکَرَ الْحَنَفِیَّۃُ تَصْرِیْحًا بِالتَّکْفِیْرِ بِاِعْتِقَادِ اَنَّ النَّبِیَّ صلعم یَعْلَمُ الْغَیْبَ الخ یعنی حنفی مذہب کے پیشوا علما نے کھلم کھلا اس شخص کو کافر کہا ہے جو یہ عقیدہ رکھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب تھے کیونکہ اس کا یہ عقیدہ قرآن کے خلاف ہے قرآن میں ہے زمین اور آسمان والوں میں سوائے خدا کے کوئی غیب داں نہیں۔ اسی طرح فقہ کی معتبر کتاب فتاویٰ بزازیہ میں ہے مَنْ قَالَ اَرْوَاحُ الْمَشَائِخِ حَاضِرَۃٌ تَعْلَمُ یُکَفَّرُ یعنی جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ بزرگوں کی روحیں حاضر ناظر ہیں اور علم غیب رکھتی ہیں وہ کافر ہے۔

مسلمان بھائیو! آپ کی بھلائی کی خاطر اور خدا رسولؐ کی سچی راہ بتانے کے لئے ہم نے یہ چند سطریں لکھدی ہیں جن میں قرآن حدیث اور حنفی مذہب کی معتبر کتابوں سے رسمی میلاد اور قیام میلاد کا حکم بیان کر دیا ہے آپ کو چاہیئے کہ سنت کو مضبوط تھامیں اور بدعت سے بچیں حدیث میں ہے کہ بدعتی شخص کی نماز وغیرہ بھی مقبول نہیں اللہ تعالیٰ ہمیں نیک توفیق دے اور حضورؐ کی محبت میں آپ کی سنتوں پر چلائے اور قیامت کے دن آپ کی شفاعت نصیب فرمائے۔

آمین